4623CH02

جیسی نیت ویسا پھل

یہ اب سے بہت دنوں پہلے کی بات ہے۔ ایک پہاڑی علاقے میں چھوٹا سا گاؤں تھا۔ اس گاؤں میں ایک مالدار عورت رہتی تھی۔ لوگ اُسے للینا کہتے تھے۔ یہ مالدار مگر بڑی خودغرض اور لالچی عورت تھی۔ اُس کا گھر پکّا اور شاندار بنا ہوا تھا۔

اُس کے محل کے سامنے ایک غریب بیوہ کا جھونپڑا تھا۔ اس کا نام جوسیا تھا۔ اس بے چاری کے ایک نہ دو، سات بچّے تھے۔

نوروز کے موقعے پر بھی جوسیا کے گھر میں بس اللہ کا نام تھا۔ اس نے مٹکے میں سے جھاڑ کر آٹا نکالا اور روٹی پکانے بیٹھ گئی۔ اِدھر للینا کے گھر کیسی چہل پہل تھی۔ طرح طرح کے پکوان پک رہے تھے۔ سب عزیز رشتے دار اِدھر اُدھر

© NCERT not to be republished

کے مہمان جمع تھے۔ ہنس بول رہے تھے۔ خوب ٹھٹھے لگا رہے تھے، گا رہے تھے، ناچ رہے تھے۔

خدا کا کرنا، اُسی دن شام کو برف کا طوفان آیا۔ اس طوفانی موسم میں ایک تھکا ہارا اور لاچار بوڑھا جنگل سے نکلا اور للینا کے محل کی طرف بڑھا۔ اُس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور بڑی عاجزی سے بولا۔ ''مائی جی، ایک تھکے ہارے بوڑھے

مسافر کو اپنے گھر میں ٹکا لو۔ خدا تمھارا بھلا کرے گا۔'' مگر للینا بوڑھے کو دیکھتے ہی آپے سے باہر ہوگئی۔ بڑی ترش روئی سے چیخ کر بولی۔ ''چل ہٹ دور ہو جا یہاں سے مُوا، آج ہی کے دن منحوس صورت دکھانے کو رہ گئی تھی۔'' اس نے جھٹکے سے دروازہ بند کیا اور اندر چلی گئی۔ بے چارا بوڑھا اس برتاؤ سے روہانسا ہو گیا۔ اس نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ سامنے ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی نظر آئی۔ یہ غریب جوسیا کی جھونپڑی تھی۔ بوڑھا اسی طرف چل پڑا۔ جوسیا نے بوڑھے کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ عزّت کی جگہ بٹھایا اور بڑی لجاجت سے بولی۔ ''بابا اس وقت ڈھنگ کا کھانا ہم آپ کو نہ کھلا سکیں گے جو کچھ رُوکھی سُوکھی ہے حاضر ہے، آپ بڑے شوق سے آج کی رات یہاں آرام فرمائیے۔'' بوڑھے نے جوسیا کو دُعائیں دیں اور بچّوں کے ساتھ چولھے کے پاس بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں بچّوں سے گھُل مِل گیا اور نقلیں کرکے انھیں خوب ہنسایا۔

دوسرے دن تڑکے ہی بوڑھا رخصت ہونے لگا۔ جوسیا نے رات کے بچے کھچے روٹی کے ٹکڑے بوڑھے کے تھیلے میں رکھ دیے۔ بوڑھے نے چلتے وقت کہا۔'' آج کی صبح جو کام بھی شروع کروگی وہ بس سورج ڈوبتے ہی ختم ہوگا۔''

جوسیا کچھ سمجھ نہ پائی پر بوڑھے سے کچھ پوچھنے کی ہمّت نہ ہوئی۔ اتنے میں ساتوں بچّے ہاتھ منھ دھو، دسترخوان کے چاروں طرف بیٹھ گئے۔ جوسیا پریشان ہوگئی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ بچّوں کو کیوں کر بہلائے۔ رات کے بچے کھچے ٹکڑے بوڑھے کے تھیلے میں ڈال چکی تھی۔

اچانک اُسے ایک بات یاد آئی۔ اس کے بکس میں لینن کا ایک اچھّے قسم کا تھوڑا سا کپڑا رکھا تھا۔ اس نے سوچا لاؤ اسی کو للینا کے ہاتھ بیچ آؤں۔ کچھ پیسے مِل جائیں گے۔ ان پیسوں سے بچّوں کے پیٹ کا سہارا ہوجائے گا۔

بکس کھول کر اس نے جی میں کہا۔'' لاؤ ذرا اس کو ناپ کر تو دیکھوں کتنا ہوگا۔'' پر اَب وہ ناپ رہی ہے ناپ رہی ہے۔ برابر ناپے جا رہی ہے۔ کپڑا ہے کہ ختم ہی نہیں ہوتا ایسا لگتا تھا کہ جیسے سفید دودھ کا دریا ہے جو اس کے بکس سے

اُبل پڑا ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کی جھونپڑی کپڑے سے بھر گئی۔ دوپہر کو جوسیا نے اپنے پڑوسیوں کو مدد کے لیے بلایا۔ اس سفید لینن سے جھونپڑی ٹھسا ٹھس بھری تھی۔ آنگن بھرا تھا۔ آنگن سے باہر سڑک پر سفید لینن کے ڈھیر کے

ڈھیر تھے۔مزے کی بات یہ ہے کہ بکس میں سے جوسیا نے ناپنے کے لیے جو کپڑا اٹھایا وہ جوں کا توں موجود تھا۔

آخر شام ہوئی۔سورج کا سرخ گولا پہاڑوں کے پیچھے جا چُھپا اور جوسیا کا بکس آپ سے آپ بند ہوگیا۔ جوسیا نے یہ سارا کپڑا بیچ ڈالا۔ بہت بڑی رقم ہاتھ آئی۔اُس نے نیا مکان بنایا اور بال بچّوں سمیت بڑے آرام سے رہنے لگی۔

للینا کو جب جوسیا کی یہ کہانی معلوم ہوئی تو بہت پچھتائی اور اپنے کو کوسنے لگی۔اُسے کیا خبر تھی کہ یہ مُوا بڈھا کھوسٹ جادوگر تھا اس نے دل میں ہی کہا۔"خیر جو ہوا سو ہوا۔اب کے وہ بوڑھا اِدھر آ نکلا تو وہ ضرور اس کی تلافی کرے گی۔''

آخر خُدا خُدا کر کے نئے سال کا دن پھر آیا۔ ہرطرف خوشی ہی خوشی، ہرطرف چہل پہل، اب کے للینا نے صبح ہی صبح اپنے بچّوں کو گاؤں سے باہر بھیج دیا اور تاکید کر دی کہ بڑے میاں کو دیکھتے رہیں۔اتّفاق کی بات آج رات کو بھی برف کا طوفان آیا۔ بچّے بھاگتے ہوئے گھر کی طرف دوڑے اور بتایا کہ بڑے میاں گاؤں کی طرف آرہے ہیں۔

یہ خوش خبری سنتے ہی للینا دوڑتی ہوئی سڑک پر آگئی اور جوں ہی بڑے میاں نظر آئے بڑھ کر سلام کیا اور بڑی عاجزی سے بولی۔'' کیا آج آپ میرے غریب خانہ پر آرام فرما کر مجھ پر احسان کریں گے؟'' بوُڑھے کو پچھلے سال کی بات یاد تھی۔اس نے کہا۔'' بھلا پچھلے سال تم نے اتنا رُوکھا پن کیوں دکھایا تھا؟''

للینا جھٹ بولی۔'' بابا پچھلے سال میں نہیں، میری بہن ہوگی۔اُس زمانے میں گھر کا سارا انتظام اسی کے سپرد تھا۔ہم دونوں کی شکل وصورت ایک دوسرے سے ملتی جلتی ہے مگر ہماری عادتیں بالکل ایک دوسرے سے نہیں ملتیں۔وہ جس قدر روکھے مزاج کی ہے اتنا ہی میرے دل میں خلوص اور انسانیت کا جذبہ ہے۔''

بوُڑھے نے کہا۔'' لوگوں کا دل جیسا ہوتا ہے جیسی نیت ہوتی ہے اُسی کے مطابق انھیں پھل ملتا ہے۔'' وہ للینا کے یہاں رات گزارنے پر راضی ہوگیا۔اب کیا تھا بوُڑھے کی خوب آؤ بھگت کی گئی۔ پر اس میں خلوص سے زیادہ بناوٹ جھلکتی تھی۔دوسرے دن صبح تڑکے یہاں سے رخصت ہوتے وقت بوُڑھے نے کہا۔'' آج کی صبح جو پہلا کام تم شروع کروگی وہ شام تک ختم کر پاؤ گی۔''

للینا جانتی تھی کہ چلتے وقت بوڑھا یہی بات کہے گا۔اس نے پہلے تیار کر رکھی اپنے بکس میں اوُن کا ایک قیمتی کپڑا

رکھ چھوڑا تھا۔ وہ بڑی تیزی سے کپڑا نکالنے بکس کی طرف جارہی تھی، راستے میں پانی سے بھری بالٹی رکھی تھی۔ جلدی میں بالٹی میں ٹھوکر لگ گئی۔ سارا پانی گر گیا۔ اِدھر بچّوں کو پیاس لگی گھر میں پانی تھا نہیں۔ اس نے سوچا لاؤ پہلے پانی بھر لاؤں۔ پانی بھر کر لوٹی تو سیڑھیوں پر پاؤں پھسلا۔ بھری بالٹی الٹ گئی۔ للینا اُلٹے پیروں لوٹی کنویں سے دوسری بالٹی بھر کر لائی

مگر سیڑھیوں پر پہنچ کر پھر وہی بات ہوئی۔ وہ پھر گئی پھر یہی صورت پیش آئی جھلّا گئی اور جھلّاہٹ میں نہ جانے کتنی بالٹیاں بھر لائی۔ بہت سنبھل کر بہت احتیاط سے گن گن کر قدم رکھتی۔ مگر باہر نہ جانے کیسے کوئی نہ کوئی بات ہو جاتی اور سارا پانی اُلٹ جاتا۔ تھک کر اور عاجز آکر للینا نے بچّوں کو مدد کے لیے بلایا۔ پھر ان کے ساتھ بھی یہی ہوا۔ پڑوسی مدد کے لیے آئے وہ بھی ناکام رہے۔ سارا دن اسی طرح بیت گیا۔

شام ہونے کو آئی تو جوسیا بھی مدد کو پہنچی۔ وہ بھری بالٹی لے کر صحیح سلامت گزر گئی۔ پانی کا ایک قطرہ بھی زمین پر نہیں گِرا۔ پر وہ بالٹی کمرے کے کونے میں رکھنے بھی نہ پائی تھی کہ سورج نے اپنا لال چہرہ پہاڑیوں کے پیچھے چھُپا لیا۔ للینا بے چاری کو اتنا وقت ہی نہ ملا کہ اپنے کپڑے کی ناپ تول کرتی۔ بوُڑھے مسافر نے سچ ہی کہا تھا ''جیسی نیت ویسا پھل۔''

محمد حسین حسّانؔ

سوالات

1. بوُڑھے سے للینا نے کیا کہا؟
2. جوسیا نے بوُڑھے مسافر کے ساتھ کیا سلوک کیا؟
3. بوُڑھے مسافر کی دُعا سے جوسیا کو کیا فائدہ ہوا؟
4. للینا نے دوسری مرتبہ بوُڑھے کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا؟
5. للینا کو بوُڑھے کی دُعا سے فائدہ کیوں نہیں ہوا؟
6. نیت کی خرابی کی وجہ سے للینا کو کن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا؟
7. بوُڑھے کے اس قول ''جیسی نیت ویسا پھل'' سے آپ کیا سمجھے؟ وضاحت کریں۔

© NCERT not to be republished